عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے شیطانی وساوس
کے بہترین جوابات پر مشتمل تالیف

معمولات میلاد
اور
شیطانی وساوس

مرتب:
محمد جواد قادری ترابی

ناشر: ادارہ فیض حق
0333-3291466

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے شیطانی وساوس کے بہترین جوابات پر مشتمل تالیف

معمولاتِ میلاد اور شیطانی وساوس

مرتب

محمد جواد قادری ترابی

ناشر: ادارہ فیض حق 0333-3291466

انتساب

فقیر اپنی اس کاوش کو ان کے نام کرتا ہے

جن سے ایک عالم نے ہدایت پائی

جو مسلک حق کی تبلیغ و تشہیر کے لئے خود کو وقف کئے ہوئے تھے

جو صداقت کا نشان تھے

جو دشمنانِ دین کے لئے تیغ برہنہ تھے

جو استقامت کا پہاڑ تھے

جو میری آنکھوں کا نور ہے

جو میرے مربی میرے رہبر میرے رہنما تھے

جنہیں دنیا مردِ مومن مردِ حق کہتی ہے

جو آج بھی جب یاد آتے ہیں تو

آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے

میری تنہائیاں انجمن میں تبدیل ہو جاتی ہیں تو

ایک آہِ سرد دل پر درد سے کھینچ کر میں کہہ اٹھتا ہوں

آہ مرشد!

آہ میرے **شاہ تراب الحق قادری** رحمۃ اللہ علیہ

آنکھیں رو رو کے سجانے والے جانے والے نہیں آنے والے

☆☆☆

نعتِ رسول مقبول ﷺ

کلام: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین ملت پروانۂ شمع رسالت عظیم البرکت عظیم المرتبت الحافظ القاری المفتی

الشاہ امام احمد رضا خان قادری رضوی برکاتی نوراللہ مرقدہ

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اے رضؔا یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

سوال: جشن عید میلا د النبی ﷺ یا محفل میلا د النبی ﷺ کن امور پر مشتمل ہوتی ہے؟

جواب: جشن میلا د النبی ﷺ کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ مومن حضور ﷺ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرتا ہے یہ اظہار اپنے گھروں پر جھنڈے لگا کر، اپنی سواریوں پر پرچم اور سجاوٹ کر کے، اپنے مکان آراستہ کر کے ان پر برقی قمقمے لگا کر، اچھے کپڑے پہن کر، دوسروں کو مبارک باد دے کر، اچھے طعام پکار کر، دعوت کر کے اور محافل میلا د منعقد کر کے ہوتا ہے۔یہی جشن میلا د النبی ﷺ کی اصل اور حقیقت ہے۔

یہ تمام امور شریعت کی نظر سے بہت خوب ہیں ان میں کوئی عمل ایسا نہیں جس کی شریعت نے اجازت نہ دی ہو۔ ان امور کے علاوہ جو قابل اعتراض کام اگر اس عظیم کام کے دوران عمل میں لائے جائیں تو یقیناً اسے شریعت کے حکم کی وجہ سے روکا جائے گا۔مثلاً رقص کرنا، مرد وعورت کا مخلوط اجتماع یا موسیقی وغیرہ جیسے امور، واضح رہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ان خرافات سے دور ہے محض چند لوگوں کی غلطی کے سبب جشن میلا د ہی کو چھوڑ دینا قرین عقل و دانش نہیں۔اہل علم واہل فہم اس قسم کے امور سے اجتناب کرتے ہیں۔

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ میلا د کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"محفل میلا د کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص یا چند آدمی شریک ہو کر خلوص و محبت حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی ولادت اقدس کی خوشی اور اس نعمت عظمیٰ اعظم النعم الھیہ (اللہ کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت) کے شکر میں ذکر شریف کے لئے مجلس منعقد کریں اور حالاتِ ولادت باسعادت و رضاعت و کیفیت نزولِ وحی و مرتبہ رسالت و

احوالِ معراج وہجرت وارہاصات ومعجزات واخلاق وعادات آنحضرت ﷺ اور حضور کی بڑائی اور عظمت جو خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی اور حضور کی تعظیم وتوقیر کی تاکید اور خاص معاملات وفضائل وکمالات جن سے حضرت احدیت جل جلالہ نے اپنے حبیب ﷺ کی مخصوص اور تمام مخلوق سے ممتاز فرمایا اور اسی قسم کے حالات وواقعات احادیث وآثارِ صحابہ و کتب معتبرہ سے مجمع میں بیان کئے جائیں اور اثنائے بیان میں کتاب خوان وواعظ درود پڑھتا جائے اور سامعین وحاضرین بھی درود پڑھیں بعد ازاں ماحضر تقسیم کریں یہ سب امور مستحسن ومہذب ہیں اور ان کی خوبی دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ سے ثابت!''

(اذاقة الاثام لمانعی عمل المولد والقیام صفحہ 39)

سوال: حضورِ اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں پر کیا انعامات فرمائے؟

جواب: سیرتِ حلبیہ وخصائص کبریٰ میں ہے کہ جب نورِ مصطفیٰ ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم میں تشریف لایا وہ سال فتح ونصرت، تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا، واضح رہے اس سے قبل قریش سخت بدحالی وقحط سالی میں مبتلا تھے یہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی برکات تھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قریش کی قحط سالی کو خوشحالی سے تبدیل فرمایا اور ان کی ویران زمینوں کو ہریالی عطا فرمائی، سوکھے درخت پھلوں سے لد گئے اور اہل قریش خوشحال ہوگئے۔

سوال: جشن میلاد النبی ﷺ منانے کے ثبوت میں کچھ آیاتِ قرآنیہ پیش فرمائیں؟

جواب: (1) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے۔

اس آیت کریمہ میں انعامِ حقیقی فرمانے والا اپنی نعمتوں کے ذکر اور یاد کرنے کا حکم دیتا ہے کہ اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو اور انہیں یاد کرو۔

اس میں شک نہیں کہ صاحب لولاک ﷺ کا پیدا ہونا اور تشریف لانا اللہ کی نعمتوں میں ایک بڑی نعمت ہے۔

لہٰذا حکم خدا کے مطابق جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا سب سے بڑی نعمت کو یاد کرنے کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔

(2) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا

اے محبوب! فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کے ملنے)

پر چاہیے کہ (لوگ) خوشی کریں۔

اور نبی کریم ﷺ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

لہٰذا جو لوگ جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی کر کے اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

(3) قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ

اور یاد دلاؤ ان کو اللہ کے دن

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں کہ یہاں اللہ کے ایام سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی خاص انعام وفضل فرمایا ہو۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کا فضل ہو وہ دن اہمیت کا حامل ہوتا ہے لہٰذا سوچنا چاہیئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا کون سا فضل نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے بڑھ کر ہوسکتا ہے۔ اسی مناسبت سے اہل ایمان ربیع النور شریف میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے خاص فضل کا اعلان کرتے ہوئے جشن مناتے ہیں۔

سوال: کیا حضور علیہ السلام نے اپنی ولادت کا جشن منایا؟

جواب: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے اپنے ولادت کی خوشی منائی ہے، اس ضمن میں تین حوالے پیش خدمت ہیں:

روزہ رکھ کر خوشی منانا:

سرکارِ دو عالم ﷺ ہر ہفتہ ہی اپنی ولادت اور اپنے اوپر اللہ عزوجل کے انعامات کی خوشی منایا کرتے تھے وہ اس انداز سے کہ آپ ﷺ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو جواباً ارشاد فرمایا: ''یہ دن میری ولادت کا دن ہے، اسی دن میں مبعوث کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا''۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام، جلد 2، صفحہ 817)

جانور ذبح کر کے خوشی منانا:

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میرے نزدیک محفل میلاد کی اصل احادیث

میں آپ کا عمل ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کیے، بعض لوگوں نے حضور کے اس عمل کو عقیقہ قرار دیا تھا لیکن امام موصوف اس کا رد کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عقیقہ تو آپ کے دادا عبد المطلب کر چکے تھے (الحاوی للفتاویٰ جلد 1، صفحہ 196) اور عقیقہ زندگی میں دوبارہ نہیں کیا جاتا اس لئے آپ کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ حضور ﷺ نے اس بات پر اللہ کے شکر کا اظہار کیا کہ اس نے آپ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا اور اپنی امت کے لئے اسے مثال بنانے کے لئے بھی آپ نے یہ عمل فرمایا۔ آپ ﷺ کے دونوں اعمال کو ملاحظہ کرنے والا بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے یہ دونوں افعال اپنی ولادت کی خوشی ہی میں کئے ہیں۔

محفل منعقد کر کے خوشی منانا:

نبی پاک ﷺ نے تمام صحابہ کرام کو جمع فرمایا اور انہیں اپنی آمد کا ذکر اور اپنی عظمت بتائی: ”میں ہر دور میں سب سے بہتر جماعت میں رہا یہاں تک کہ میں سب سے بہتر گروہ میں پیدا ہوا، میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی امی جان کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش سے پہلے دیکھا تھا کہ ان سے نور برآمد ہوا جس کی وجہ سے اُن پر شام کے محلات روشن ہو گئے“۔

(صحیح بخاری حدیث 3557، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 513)

ثابت ہوا کہ خود نبی پاک ﷺ نے بھی اپنی ولادت کا ذکر صحابہ کی جماعت کے سامنے فرمایا اب اہل ایمان کو اس عمل پر مزید کون سی دلیل درکار ہو سکتی ہے؟

سوال: کیا عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے جشن ولادت کی خوشی منانے کا ثبوت ملتا ہے؟

جواب: افسوس کے جن لوگوں کو 313 بدری صحابہ کے نام تک یاد نہیں ہوتے وہ دعویٰ کرتے پھرتے ہیں کہ کسی صحابی نے کبھی میلاد نا منایا۔ گویا کہ یہ دعویٰ کرنے والا کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی تمام زندگیوں کے ایک ایک واقع کا مطالعہ کر چکا ہے اور اسکے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ کسی نے کبھی میلاد نا منایا۔ افسوس صد افسوس!!

اگر صحابہ کی بات کی جائے تو حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ ایک مشہور صحابی ہیں جن کے نام سے زیادہ تر مسلمان واقف ہیں۔ حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز وہ اپنے گھر میں لوگوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے واقعات بیان کر رہے تھے لوگ فرحت اور مسرت کا اظہار کر رہے تھے۔ اللہ تعالی کی حمد بیان کر رہے تھے کہ اس نے یہ نعمت کبریٰ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) عطا کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود بھیج رہے تھے کہ اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا میری شفاعت تم لوگوں کے لئے حلال ہوگئی۔ (الدر المظم فی المولد النبی الاعظم تنویر لابی الخطاب الا ندلسی ذکرہ الزرقانی) ویسے تو کئی واقعات ہیں مگر اس مخصوص واقعے کو درج کرنا مناسب سمجھا کہ اس واقعے میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ذکر میلا کو پسند فرمانے کا ذکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذکر میلاد کو اس قدر پسند فرمایا کہ اُن لوگوں کو شفاعت کی بشارت تک دے دی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صحابہ کرام جلسے کی صورت میں جمع تھے اور محفل منا رہے تھے، جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا تذکرہ کر رہے تھے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو اسے بہت پسند

فرمایا اور بشارت دی کہ اس محفل کے بارے میں حضرت جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھاری اس محفل پر فرشتوں میں فخر کر رہا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج7، ص23)

کہیئے جناب آج جو لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام لیتے نہیں تھکتے وہ انکی بیان کی ہوئی حدیث کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

سوال: کیا اولیائے کرام سے بھی جشن ولادت کا ثبوت ملتا ہے؟

جواب: اولیاء کی رائے جاننے کے لئے جب امام الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے عمل کا جائزہ لیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہر ماہ کی ۱۱ تاریخ کو حضور علیہ وسلم صلی اللہ کے حضور نذر و نیاز پیش کرتے تھے۔(قرۃ الناظر، ص11) آج بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان ہر اسلامی مہینے کی ۱۱ تاریخ کو میلاد کی محافل کا اہتمام کرتے ہیں۔

اولیاء کرام کی کتب کا مطالعہ کرنے پر اتنے دلائل حاصل ہوتے ہیں کہ اگر سارے لکھنا چاہیں تو دسیوں کتابیں صرف اولیاء کے حوالوں سے بھر جائیں گی اس لئے طوالت سے بچتے ہوئے چند اولیاء کی رائے درج ذیل ہے جنھیں دیوبند اور اہل حدیث وہابی بھی مانتے ہیں۔مزید دلائل ہم آگے ذکر کریں گے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: میلاد شریف منانا ہمیشہ سے اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے۔(ماثبت بالسنۃ، ص60)

امام قسطلانی لکھتے ہیں: مسلمان ہمیشہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت مناتے آرہے ہیں اور صحابہ بھی ولادت پر خیرات کرتے خوشی کرتے تھے۔

(تفسیر مواھب الدنیا، جلد 1، ص 27)

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں: ہمیشہ حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرنا چاہئے۔(روحالبیان، جلد 9، ص 56)

مجدد الف ثانی بھی میلاد مناتے اور اسکو اچھا سمجھتے تھے (مکتب دفتر سوئم، ص 169)

سوال: عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر منعقد کی جانے والی محافل کی کیا برکات ہیں، نیز جشن ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں مسرت کا اظہار کرنے والے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کیا انعامات فرماتا ہے؟

جواب: میلادِ پاک منانے کے انعامات لاتعداد ہیں ابولہب کا واقعہ بطورِ مثال پیش کرتا ہوں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب ابولہب مر گیا تو اسے اس کے گھر والوں نے برے حال میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا گزری؟ ابولہب بولا تم سے علیحدہ ہوکر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔

واقعہ کی تفصیل:

ابولہب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا اس کی لونڈی ثویبہ نے اسے آکر خبر دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے گھر بیٹے کی ولادت ہوئی ہے اس خبر کی خوشی میں ابولہب نے اپنے لونڈی کو انگلی سے اشارہ کیا کہ تو آج سے آزاد ہے یہ ابولہب سخت کافر تھا جس کی مذمت میں قرآنِ کریم کی سورت نازل ہوئی۔ ابھی آپ نے اس کا حال سطورِ بالا میں پڑھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کی خوشی کرنے کی برکت سے اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے غور فرمائیں وہ کافر تھا ہم مومن ہیں، وہ دشمن تھا، ہم پیارے آقا کے غلام

ہیں، اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کیا ہم اللہ کے رسول کی ولادت کی خوشی میں اہتمام کرتے ہیں۔ جب ایک کافر کو ولادت کی خوشی کا صلہ مل رہا ہے تو پھر مومن کے اجر کا کیا عالم ہوگا اسی لئے امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''وہ مسلمان جو آپ ﷺ کی امت میں سے ہے وہ میلاد کی خوشی کرے اور جتنا ممکن ہو حضور ﷺ کی محبت میں خرچ کرے تو بخدا اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ اپنے فضل سے اسے جنت میں داخل فرمائے''۔

(مواہب لدنیہ جلد 1، صفحہ 89)

سارا سال امن وامان:

امامِ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''محفل میلاد کے خواص میں یہ بات مجرب ہے کہ محفل میلاد کا اہتمام کرنا اس سال میں امن وامان کا سبب ہوتا ہے اور ہر مقصود ومراد پانے کے لئے جلدی آنے والی خوشخبری ملتی ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے جس نے میلادِ مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا تاکہ یہ عید میلاد سخت مصیبت ہوجائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض وعناد ہے''۔ (مواہب لدنیہ جلد 1، صفحہ 89)

سوال: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یومِ ولادت کو عید کہنا کیسا ہے؟

جواب: یومِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کو عید سے تعبیر کرنے میں کچھ حرج نہیں، قرآن وحدیث میں اس حوالے سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''عیسیٰ بن مریم نے عرض کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے

ایک (کھانے کا) خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی'' (المائدہ 114) یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ہمیں درس دے رہے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نازل ہو تو اس دن کو عید کے طور پر منانا جائز ہے۔

حضرت ابن عباس نے آیت ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ'' تلاوت فرمائی تو ایک یہودی نے کہا، اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ اس پر آپ نے فرمایا، یہ آیت جس دن نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں ؛عید جمعہ اور عید عرفہ۔ (ترمذی)

صدرالافاضل حضرت سید مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں '' اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید منانا اور خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا، شکرِ الٰہی بجالانا طریقۂ صالحین ہے۔ کچھ شک نہیں کہ حضور کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لئے حضور کی ولادتِ مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرح و سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

سوال: میلاد شریف پر خوشی منانے کے دلائل تو ہم نے سمجھ لئے لیکن شیطانی وساوس میں سے ایک وسوسہ یہ بھی ہے کہ میلاد پر اظہارِ مسرت کرنا بدعت ہے اس حوالے سے کچھ رہنمائی فرمائیں؟

جواب: بدعت کی دو بنیادی اقسام علماء نے بیان کی ہیں

۱۔ بدعت حسنہ۔ ۲۔ بدعت سیئہ

اسکا ثبوت یہ حدیث ہے:

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ شروع کیا خود اسے اسکا اجر ملے گا اوران تمام لوگوں کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے اجر میں کسی قسم کی کمی واقع ہو۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ شروع کیا تو اس کے اوپر اسکا اپنا گناہ ہوگا اوران لوگوں کا بھی جنھوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا بغیر اس کے کہ انکے گناہ میں کسی قسم کی کمی واقع ہو۔

(صحیح مسلم 8042-705)

ثابت ہوا کہ اسلام کے ترویج واشاعت کے لئے اچھا طریقہ جاری کرنا جائز ہی نہیں باعث ثواب بھی ہے۔ مگر کیا کسی صحابی کے عمل سے بھی بدعت حسنہ کا ثبوت ملتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اپنے دور خلافت میں تراویح کے لئے جمع کیا اور پھر جب صحابہ کو باجماعت تراویح پڑھتے دیکھا تو فرمایا ''نعمت البدعة هذه '' یہ کتنی اچھی بدعت ہے (صحیح بخاری 583) جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اچھی بدعت'' ثابت ہوا کہ بدعت اچھی بھی ہوسکتی ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ پہلے درج کئے گئے دلائل سے واضح ہے کہ میلاد منانا بدعت نہیں صحابہ کا طریقہ ہے۔ مگر افسوس شیطانی وساوس کا شکار ہوکر جو لوگ میلاد کو حرام کہتے ہیں وہ اپنی اولاد کی پیدائش پر تو خوشی مناتے ہیں اور مٹھائیاں بھی تقسیم کرتے ہیں لیکن نبی پاک ﷺ کی ولادت پر خوشی منانے پر فتویٰ لگاتے ہیں آخر کیوں؟ یہ لوگ اپنی اولاد کی پیدائش پر مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں اولاد کی شادیاں دھوم دھام سے کرتے ہیں چراغاں کرتے ہیں یہ تمام اعمال انہیں بلا کسی کراہت کے درست معلوم ہوتے ہیں پھر صرف میلاد ہی پر اعتراض کیوں کیا جاتا ہے کیا مندرجہ بالا تمام اعمال صحابہ سے بعینہٖ ثابت ہیں؟ مزید یہ کہ

تبلیغ کی غرض سے جماعت بنانا، لاکھوں روپے خرچ کر کے اجتماعات منعقد کرنا، چلہ پر جانا، ہفتہ وار گشت کا پروگرام، صحابہ کرام کے ایام منانا، مدارس کے صد سالہ جشن کا اہتمام کرنا، سیرت النبی کی محافل منعقد کرنا، ختم بخاری کرنا، صحابہ کرام اور اہل بیت کے مزارات پر بلڈوزر چلانا، سعودیہ عرب کی آزادی کی خوشی میں عید الوطنی منانا، اس کے علاوہ یوم عمر رضی اللہ عنہ کو قومی سطح پر منانے کا مطالبہ کرنا اور اس پر جلوس نکالنا جھنڈے لہرانا جائز مگر یوم ولادت پر جشن منانا جلوس نکالنا ناجائز، غور کریں کہیں یہ شیطان کا وار تو نہیں؟

صرف اتنا ہی نہیں قرآن پر اعراب لگانا، مساجد میں مینار بنانا، کسی بھی قسم کی کوئی دینی جماعت بنانا یہ سب صحابہ کے دور میں نا ہوا۔ لوگ سوال کرتے ہیں کہ آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ جب انھوں نے میلاد نا منایا تو آپ کیوں مناتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ صحابہ سے میلاد کا ثبوت دیا جا چکا اب کوئی کہے کہ اسے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے جب تک ایک ایک کا ثبوت نا مل جائے وہ نہیں مانے گا تو وہ یہ یاد رکھے کہ دین کے بڑے بڑے اہم مسئلہ بھی ہر صحابی سے ثابت نہیں ہوتے کچھ مسئلے کسی ایک کے عمل سے ثابت ہوتے ہیں تو کچھ کسی دوسرے کے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر صحابی قابل اتباع ہے۔ اب آپ ہمارے سوال کا جواب دیجئے کہ کیا آج کے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ دین کی تبلیغ سے محبت رکھتے ہیں؟ جب انھوں نے کوئی تبلیغی جماعت نہ بنائی تو اب لوگ کیوں بناتے ہیں؟ کیا لوگ صحابہ کرام سے زیادہ دین پر عمل کی محبت رکھتے ہیں؟ صحابہ کرام کے دور میں حج کے علاوہ کوئی تین روزہ اجتماع منعقد نہیں کیا گیا تو لوگ کیوں لاکھوں روپے خرچ کر کے اجتماع منعقد کرتے ہیں؟ کسی صحابی نے عالم دین بننے کے لئے نصاب تجویز نہیں کیا تو آج کل کے درسِ نظامی سے متعلق وہ کیا

کہیں گے؟

مسئلہ صرف اتنا ہے کہ شیطان کو میلا دِ مصطفیٰ ﷺ سے عداوت ہے جبھی وہ اس قسم کے وساوس پھیلاتا ہے ورنہ میلا دِ مصطفیٰ ﷺ پر کئے جانے والے تمام معمولات شریعت کی رو سے ثابت ہیں۔

سوال: شیطان دلوں میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ جناب نبی پاک ﷺ کی ولادت تو 12 ربیع الاول کو ہوئی ہی نہیں، یہاں تک کہ امام احمد رضا نے بھی یہی لکھا ہے؟

جواب: امام محمد بن عبد الباقی نے ''زرقانی (ص 132)'' پر علامہ ابن اثیر نے ''ابن اثیر'' (جلد 1 ص 205) پر علامہ ابن ہشام نے ''ابن ہشام'' جلد 1 ص 167) ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے ''تاریخ طبری'' (جلد 3 ص 339) پر بارہ ربیع الاول ہی لکھی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نبی پاک ﷺ کی ولادت کے متعلق فرماتے ہیں:

ربیع الاول کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی

(مدارج النبوۃ)

جہاں تک بات ہے اعلیٰ حضرت کی تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے ولادت کے بارے میں 7 اقوال (6,8,10,12,17,18,22) تحریر کرنے کے بعد فرمایا کہ جمہور علماء و محققین کے نزدیک 12 ربیع الاول ہی ولادت کا دن ہے بلاد اسلامیہ میں 12 کو ہی میلاد شریف منایا جاتا ہے (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، ص 364)

تمام عالم اسلام میں ولادت کا جشن 12 ربیع الاول ہی کو منایا جاتا ہے سوائے ایران کے جہاں 17 ربیع الاول کو یوم ولادت منایا جاتا ہے۔ اور اگر 12 درست نہیں تو جناب آپ اصل تاریخ پر منا لیجئے مگر منایئے تو!!

سوال: میلاد پر کیا جانے والا چراغاں، پرچم لہرانا اور جلوس نکالنا کیا ان کی اصل بھی کسی حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: میرے شیخِ طریقت مردِ مومن مردِ حق حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ افعالِ میلاد کو احادیث سے ثابت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

(ہم) ''میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں اپنی استطاعت کے مطابق کھانے، شیرینی اور پھل وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ عیدِ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر شمعِ رسالت کے پروانے چراغاں بھی کرتے ہیں، اسکی اصل مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ ہیں۔

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''میری والدہ ماجدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ اُن سے ایسا نور نکلا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے''۔ (مشکوٰۃ)

ہم تو عیدِ میلاد کی خوشی میں اپنے گھروں اور مساجد پر چراغاں کرتے ہیں، خالقِ کائنات نے نہ صرف ساری کائنات میں چراغاں کیا بلکہ آسمان کے ستاروں کو جھالریں بنا کر زمین کے قریب کر دیا۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی، میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے روشن ہو گیا اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں''۔

(سیرتِ حلبیہ ج ۱ ص ۹۴، خصائصِ کبریٰ ج ۱ ص ۴۰، زرقانی ج ۱ ص ۱۱۶)

سَیِّدَتُنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ''میں نے تین جھنڈے بھی دیکھے، ایک

مشرق میں گاڑا گیا تھا دوسرا مغرب میں اور تیسرا جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر لہرا رہا تھا"۔

(سیرتِ حلبیہ ج اص ۱۰۹)

اس سے میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈے لگانے کی اصل بھی ثابت ہوئی۔

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جلوس بھی نکالا جاتا ہے اور نعرہ رسالت بلند کیے جاتے ہیں۔ اس کی اصل یہ حدیث پاک ہے کہ جب آقا و مولیٰ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اہلیانِ مدینہ نے جلوس کی صورت میں استقبال کیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خُدام گلیوں میں پھیل گئے؛ یہ سب با آوازِ بلند کہہ رہے تھے، یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ۔ (ﷺ)

(صحیح مسلم جلد دوم باب الھجر ۃ)

سوال: محافل میلاد میں بکثرت نعت خوانی ہوتی ہے کیا صحابہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت سننے کے لئے اہتمام کیا کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس جا کر فرمائش کرتے تھے کہ ہم کو حضور علیہ السلام کی نعت سناؤ معلوم ہوا کہ میلاد سنت صحابہ بھی ہے۔

حضرت عطاء ابن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ مجھے حضور علیہ السلام کی وہ نعت سناؤ جو کہ توریت میں ہے انہوں نے پڑھ کر سنائی، اسی طرح حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کی نعت پاک توریت میں یوں پاتے ہیں کہ "محمد اللہ کے رسول ہیں، میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ کج خلق نہ سخت طبیعت۔ اُن کی ولادت مکہ مکرمہ میں، ہجرت طیبہ میں ان کا ملک شام میں ہوگا، ان کی امت خدا کی بہت حمد کرے گی کہ رنج و خوشی ہر حال

میں خدا تعالیٰ کی حمد کرے گی۔

(مشکوٰۃ المصابیح الفصل الاول باب فضائل سید المرسلین صفحہ 12، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

اس کے علاوہ حضور ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرام کی چند محافلِ میلاد کا ذکر ملاحظہ فرمایئے جن میں نعتیں بھی پڑھی گئیں:

حضور ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیلئے منبر پر چادر بچھائی اور انھوں نے منبر پر نعت پڑھی، پھر آپ ﷺ نے اُن کے لئے دعا فرمائی۔

(صحیح بخاری، جلد 1، ص65)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر بارگاہِ رسالت میں ذکر میلاد پر مبنی اشعار پیش کئے۔

(اسد البالغہ، جلد 2، ص129)

نبی پاک ﷺ کی شان میں بنونجار کی معصوم بچیوں نے جو نعت پڑھی وہ آج بھی اہلِ محبت کے دلوں میں رس گھول رہی ہے۔

سوال: میلاد کے موقع پر بکثرت کھانا تقسیم کیا جاتا ہے، اس پر بھی کچھ گفتگو فرمائیں؟

جواب: ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ شیطان کو نبی اکرم ﷺ کے ذکر کی محافل سے سخت چڑ ہے جبھی وہ وسوسے ڈال کر انسان کو اندھا کر دیتا ہے اور وہ کام کہ جو ہر لحاظ سے خیر ہی خیر پر مبنی ہیں انسان اُن میں بھی نکتہ چینی شروع کر دیتا ہے۔ بعض لوگ شیطان وساوس کا شکار ہو کر لوگوں کو کھانا کھلانے جیسے نیک فعل پر بھی اعتراض کرتے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ میلاد پر لوگوں کو کھانا کھلانا مستند بزرگوں سے ثابت ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کے والد حضرت شاہ عبدالرحیم ارشاد فرماتے ہیں:

"میں ہر سال ایامِ مولد میں کھانا پکا کر لوگوں کو کھلایا کرتا ہوں۔ ایک سال قحط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا میں نے وہی چنے تقسیم کر دئے۔ رات کو حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بھنے ہوئے چنے حضور ﷺ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور ﷺ ان چنوں سے بہت مسرور اور خوش ہیں"۔

(الدار الثمین ص8)

سوال: شیطان دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ جب ولادت کا دن ہر سال نہیں لوٹتا تو جشن کیوں مناتے ہو؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ یہ عظمت والا دن ہے اس دن اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے لشکر سے نجات دی۔ ادائے شکر کے لیے حضرت موسی علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا اس لیے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری نسبت ہم موسی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(بخاری، مشکوۃ جلد1 ص۴۴۶)

حضور علیہ السلام کا عمل اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ جس دن کوئی انعامِ خاص ہو ہر سال اس دن شکر منانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی قباحت ہوتی تو نبی اکرم ﷺ یہود کو منع فرما دیتے۔ مزید غور کریں اسلام میں جتنے ایام منائے جاتے ہیں مثلاً

نزولِ قرآن کا جشن منایا جاتا ہے تو قرآن ہر دفع تو نازل نہیں ہوتا لیکن نزولِ قرآن کا دن اپنے دامن میں رحمتیں لے کر لوٹتا ہے اسی لئے اہل ایمان 27 رمضان کو جشن نزولِ قرآن مناتے ہیں۔ جب نزولِ قرآن کا دن اپنے دامن میں رحمتیں لے کر لوٹ سکتا ہے تو جن کے صدقے میں کائنات بنی ان کی پیدائش کا دن کتنی رحمتوں اور برکتوں کا مرکب ہوگا؟

سوال: معمولاتِ میلاد پر کچھ ایسے بزرگوں کا حوالہ دے دیں جن کی حیثیت سب کے نزدیک تسلیم شدہ ہو؟

جواب: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1052ھ) فرماتے ہیں: ''اہل اسلام ہمیشہ سے رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے مہینے میں میلاد کی محفلیں سجاتے آئے ہیں۔

(ماثبت بالسنہ صفحہ 274، دارالاشاعت کراچی)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں ''اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں''۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ 5، مطبوعہ قدیمی پریس کانپور)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں: ''مکہ مکرمہ میں نبی کریم ﷺ کے میلاد کے دن میں آپ ﷺ کے مولود مبارک پر حاضر تھا، جس میں حاضرین نبی ﷺ پر درود پڑھتے تھے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت باسعادت پر ظاہر ہوئے، یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ انوار میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھے یا روح کی آنکھ سے میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ملائکہ کی جانب سے ہیں (جو میلاد شریف جیسے) اجتماعات ومجالس پر مقرر ہیں''۔

(فیوض الحرمین، صفحہ 27)

شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں: ''ربیع الاول شریف کی برکت نبی ﷺ کے میلاد شریف سے ہے، جتنا امت کی طرف سے سرکار ﷺ کی بارگاہ میں درودوں اور طعاموں کا ہدیہ پیش کیا جاتا ہے اتنا ہی امت پر آپ ﷺ کی برکتوں کا نزول ہوتا ہے''۔

(فتاویٰ عزیزی، جلد 1، صفحہ 163)

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بوقتِ ولادت ایک ہاتفِ غیبی کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا، ''ہر وہ شخص جو حضور ﷺ کی ولادت کے باعث خوش ہوا، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب اور ڈھال بنائی۔ جس نے مصطفیٰ کریم ﷺ کا میلاد منانے کے لیے ایک درہم خرچ کیا، نبی کریم ﷺ اس کے لیے شافع اور مشفع ہونگے اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلے دس گنا عطا فرمائیگا''۔ (مولدُ العروس (مترجم) صفحہ ۴۹)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جشن میلاد النبی ﷺ برصغیر میں ہی منایا جاتا ہے کیا یہ درست ہے؟

جواب: یہ بھی شیطانی وسوسہ ہے ورنہ میلاد النبی ﷺ صدیوں سے پورے عالم اسلام میں منایا جارہا ہے طوالت سے بچتے ہوئے امام ابن جوزی علیہ الرحمہ کا قول پیش خدمت ہے جس کے مطابق میلاد النبی ﷺ کثیر ممالک میں منایا جاتا ہے۔

محدث ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

''مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، یمن، مصر، شام اور تمام عالمِ اسلام کے لوگ مشرق سے مغرب تک ہمیشہ سے حضورِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر محافلِ

میلاد کا انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ ﷺ کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجرِ عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں''۔

(المیلاد النبوی ص ۵۸)

سوال: کیا مجلس میلاد میں قیام کرنا باعثِ نجات ہوسکتا ہے؟

جواب: میلاد منانا حضور علیہ السلام سے عشق و محبت کی دلیل ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت مدارِ نجات ہے۔امام المحدثین شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کثیر نیکیوں کو اپنی نجات کے لئے بطورِ وسیلہ پیش نہیں کیا بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الفت و محبت کو اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں اس کے وسیلے سے دعا کی،آپ عرض کرتے ہیں:

''اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال میں (بطورِ عاجزی) فسادِ نیت موجود رہی ہے، البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر میں کھڑے ہوکر سلام پڑھتا ہوں اور بہت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔

اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلادِ مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔اس لئے:

اے ارحم الراحمین! مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بے کار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جوکوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعے دعا کرے وہ کبھی

مسترد نہیں ہوسکتی‘‘۔(اخبار الاخیار)

سوال: حضور علیہ السلام کی ولادت کی مبارک باد بکثرت دی جاتی ہے رسالے کے اختتام پر اس بات پر بھی روشنی ڈالیں؟

جواب: سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نور مصطفیٰ ﷺ مجھ میں جلوہ افروز ہوا تو میرے جسم سے پیاری خشبو آیا کرتی تھی۔ جب پہلا مہینہ گزرا تو حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہنے لگے آمنہ تجھے خوشخبری ہو تو نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حاملہ ہے، پھر دوسرے مہینے حضرت شیث علیہ السلام مبارک باد دینے آئے، تیسرے مہینے حضرت نوح علیہ السلام، چوتھے مہینے حضرت ادریس علیہ السلام، پانچویں مہینے حضرت ہود علیہ السلام، چھٹے مہینے حضرت ابراہیم علیہ السلام، ساتویں مہینے حضرت اسماعیل علیہ السلام، آٹھویں مہینے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نویں مہینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبارکبادیاں اور بشارتیں دینے آئے۔(نزھت المجالس ،ج2،ص98)اب آپ فیصلہ کیجئے کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت کی مبارک باد دینا انبیاء کی سنت ہے یا نہیں؟ اور کیا کوئی انسان جس کے دل میں ایمان کا ایک زرا بھی موجود ہو کسی کو نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے سے روک سکتا ہے بھلا؟

نوٹ: یہ تحریر مختلف کتب ورسائل اور مضامین سے اخذ شدہ مفاہیم اور بعض اپنی آراء کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے۔ اللہ کریم ہمیں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے میلاد منانے اور سیرت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆